قال رسول اللہ ﷺ: نَضَّرَ اللہُ امرأً سَمِعَ مِنّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

أربعون حديثا في معرفة الله عز وجل

38
سلسلة اربعينات الحديث النبوي

اربعینِ معرفتِ الٰہی

تالیف:
ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی



ترتیب، تخریج واضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنّہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول الله ﷺ :

نَضَّرَ اللہُ اِمرأً سَمِعَ مِنَّا شَیْئًا فَبَلَّغَہُ کَمَا سَمِعَہُ

38

سلسلۃ اربعینات الحدیث النبوی

أربعون حدیثا

فی معرفۃ اللہ عزوجل

اربعینِ معرفتِ الٰہی

تالیف:

ابو حمزہ عبدالخالق صدّیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السُّنّہ پبلیکیشنز۔ لاہور

نام کتاب: اربعینِ معرفتِ الٰہی

تألیف: ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابومومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam
486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

فہرستِ مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا، وَّدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِه وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّيِّيْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ- ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴾ [الجمعة : 2]. وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ، وَتَابِعِيْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ. أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر وشرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴾ [الشوریٰ: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلّف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچادیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ''، کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہورہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھٰی۔ ❶

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَـنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَـمَ شَيْـئًـا مِـمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَـذَبَ ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ﴾ . . الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' ❷

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ ﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔ انہوں

❶ فتح القدير :488/1.

❷ صحيح بخارى ، كتاب التفسير ، رقم :4612.

نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ . . . الآية ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ [النجم : 3-4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّيْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرْقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ هٰـذَا الْعِلْمَ أَدَبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهِ وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهِ لِيُؤَدِّيَهُ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ" ❶

''یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔''

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ. . .)) ❷

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔''

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ . . .))

---

❶ معرفة علوم الحديث، ص: 63.

❷ سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث :2668، عن زيد بن ثابت.

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

"هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ." ❶

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ. قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ." ❷

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِي الدَّارِيْنِ.

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

❶ شرف أصحاب الحديث، ص: 27.

❷ شرف أصحاب الحديث، ص: 31.

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا .)) ❶

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء وعلماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِـيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِي زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِي زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ ❷

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَعُوْنَ ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کردیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

❶ العلل المتناهية :111/1۔ المقاصد الحسنة :411.

❷ تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة ، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووى ، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقى :271/2، برقم :1727.

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ" حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ" اور ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِى السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ "اَلْاَرْبَعُوْنَ فی معرفة اللّٰه عَزَّوَجَلَّ" زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ.

وکتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ، وَنَسْتَعِيْنُهٗ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَمَّا بَعْدُ:

اللہ تعالیٰ بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۗ وَإِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝﴾

(آل عمران: 28)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’اور اللہ تمھیں اپنے آپ سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔‘‘

حدیث: 1

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً.)) [1]

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ **حدیث قدسی میں اپنے رب سبحانہ وتعالیٰ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: میں اپنے بندے**

[1] صحيح البخاري، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالىٰ: ﴿ويحذركم الله نفسه﴾، رقم: 7405، صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب الحث على ذكر الله، رقم: 6805.

کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں، اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ اپنے نفس میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں اسے اپنے نفس میں یاد کرتا ہوں، اور اگر وہ مجھے کسی جماعت کے درمیان یاد کرتا ہے تو میں اسے اس سے بہتر جماعت (فرشتوں) میں یاد کرتا ہوں، اور اگر وہ میرے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں، اور اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ کے بقدر قریب آتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کے درمیان کی دوری کے بقدر اس سے قریب آتا ہوں، اور اگر وہ میرے پاس چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں۔''

اللہ اپنے بندوں سے ماں کی نسبت زیادہ محبت کرتا ہے

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَ هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝﴾ (الحدید : 4)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور وہ تمھارے ساتھ ہے، جہاں بھی تم ہو اور اللہ اسے جو تم کرتے ہو، خوب دیکھنے والا ہے۔''

حدیث :2

((وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ: قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِسَبْيٍ فَإِذَا امْرَاَةٌ مِنَ السَّبْيِ، تَبْتَغِي إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ اَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا، وَاَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَتَرَوْنَ هَذِهِ الْمَرْاَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟ قُلْنَا: لَا، وَاللّٰهِ وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى اَنْ لَا تَطْرَحَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَللّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا.)) [1]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب التوبة، رقم: 6978.

''اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے۔ قیدیوں میں ایک عورت تھی جو اپنے بچے کو تلاش کر رہی تھی۔ اچانک اسے قیدوں میں اس کا بچہ مل گیا۔ اس نے بچے کو پکڑ کر سینے سے چمٹا لیا اور اُسے دودھ پلانے لگی (اس پر) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا کہ تمہارا کیا خیال ہے، کیا یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک سکتی ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ نہیں، اللہ کی قسم! جہاں تک اس کا بس چلے گا یہ اسے نہیں پھینکے گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اپنے بچے پر جتنی مہربان ہے، اللہ تعالیٰ اس سے کہیں زیادہ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔''

اللہ عزوجل صلہ رحمی کرنے والوں کو اپنے ساتھ جوڑتا ہے

حدیث: 3

((وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ، حَتّٰی اِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ: هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ مِنْ الْقَطِیعَةِ، قَالَ: نَعَمْ، اَمَا تَرْضَیْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟ قَالَتْ: بَلٰی، قَالَ: فَذَاكِ لَكِ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اقْرَوُٓا اِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَ اَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ۝ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ۝﴾ (محمد: 22-24).)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

[1] صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب صلة الرحم، رقم الحدیث: 2554.

اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا یہاں تک کہ جب ان سے فارغ ہوئے، تو رحم کھڑا ہوا اور کہا یہ مقام اس کا ہے جو ناتہ توڑنے سے پناہ مانگے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہاں کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ میں اس سے ملوں جو تجھے ملائے اور اس سے کٹوں جو تجھ کو کاٹے؟ رحم نے کہاں کیوں نہیں میں راضی ہوں، اللہ نے فرمایا یہ رتبہ تجھے مل گیا ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو: (ترجمہ) اور تم سے یہ بھی دور نہیں کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کردو اور رشتے ناتے توڑ ڈالو، یہ وہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہے اور جن کی سماعت اور آنکھوں کی روشنی چھین لی ہے، کیا یہ قرآن میں غور وفکر نہیں کرتے؟ یا ان کے دلوں پر تالے لگ گئے ہیں۔''

اللہ عزوجل اپنے بندوں سے محبت کرتا ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۳۱﴾ (آل عمران: 31)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کہہ دیجیے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمھیں تمھارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔''

حدیث: 4

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ: إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ، فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ، ثُمَّ يُنَادِي جِبْرِيلُ فِي السَّمَاءِ: إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، وَيُوضَعُ لَهُ

الْقَبُولُ فِی أَهْلِ الْأَرْضِ .)) ❶

''اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرنے لگتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام سے فرماتا ہے، میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو، چنانچہ جبرئیل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر جبرئیل علیہ السلام تمام آسمان میں منادی کرتے ہیں (اے مقرب فرشتو!) اللہ تعالیٰ اپنے فلاں بندے سے محبت کرتا ہے، تم بھی اس سے محبت کرو، چنانچہ آسمان والے تمام فرشتے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر وہ اہل زمین کے ہاں بھی محبوب بن جاتا ہے، اس آدمی کے لیے زمین والوں میں قبول رکھ دیا جاتا ہے۔''

اللہ عزوجل کی رضوان کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ أَكْبَرُ ط ﴾ (التوبة : 72)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اللہ کی طرف سے تھوڑی سی خوشنودی سب سے بڑی ہے۔''

حدیث: 5

((وَعَنْ أَبِی سَعِيدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ ، فَيَقُولُونَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ ، فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ؟ فَيَقُولُ: أَنَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ ، فَيَقُولُونَ: يَا رَبِّ وَأَيُّ شَیْءٍ أَفْضَلُ

---

❶ صحيح بخاری، كتاب التوحيد، رقم الحديث :7485.

مِـنْ ذَلِكَ ، فَيَـقُـولُ: أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِى فَلا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا)) ❶

''اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جنت والوں سے کہے گا اے جنت والو! وہ بولیں گے حاضر تیری خدمت کے لیے مستعد، ساری بھلائی تیرے دونوں ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا کیا تم لوگ خوش ہو؟ وہ جواب دیں گے کیوں نہیں ہم خوش ہوں گے اے رب! اور تو نے ہمیں وہ چیزیں عطا کی ہیں جو کسی مخلوق کو نہیں عطا کیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں تمہیں اس سے افضل انعام نہ دوں؟ جنتی پوچھیں گے اے رب! اس سے افضل کیا چیز ہو سکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں تمہیں اپنی خوشی عطا کرتا ہوں، اور اب کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔''

کلمہ توحید ''لا الٰہ الا اللّٰہ'' کی فضیلت

حدیث: 6

((وَعَـنْ أَبِى سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَـالَ: قَـالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: قَـالَ مُـوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا رَبِّ عَلِّمْنِىْ شَيْئًا أَذْكُرُكَ وَأَدْعُوْكَ بِـهٖ ، قَالَ: قُلْ يَامُوْسٰى! لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، قَالَ: كُلُّ عِبَادِكَ يَقُوْلُوْنَ هٰـذَا ، قَـالَ: يَامُوْسٰى! لَوْ اَنَّ السَّمٰوٰاتِ السَّبعَ وَعَامِرُهُنَّ غَيْرِىْ وَالْاَرْضِيْـنَ السَّبْـعَ فِـىْ كِـفَّةٍ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فِى كِفَّةٍ ، مَالَتْ بِهِنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ .)) ❷

---

❶ صحيح بخارى ، كتاب الرقاق ، رقم الحديث : 6549 .

❷ مسـند احمد ، رقم : 6594 ، مستدرك حاكم : 48/1۔ امام حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔ الادب المفرد للبخارى ، رقم : 548 .

''اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی، اے میرے پروردگار! مجھے کوئی ایسا ذکر بتائیں جس سے میں تجھے یاد کروں اور اس کے ذریعے تجھے پکارتا رہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! ''لا الـه الا الـلّٰه'' پڑھا کرو۔ حضرت موسیٰ نے کہا: اے میرے رب! یہ کلمہ تو تیرے سب بندے پڑھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ اگر ساتوں آسمان اور ان کی مخلوق بجز میرے اور ساتوں زمینیں ترازو کے ایک پلڑے میں ہوں اور ''لا الـه الا اللّٰه'' دوسرے پلڑے میں ہوتو ''لا اله الا اللّٰه'' ان سب سے وزنی ہوگا۔''

آسمانوں اور زمینوں کو اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھوں میں لپیٹ لے گا

حدیث: 7

((وَعَـنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَـالَ: جَـاءَ حَبْرٌ مِنَ الْأَحْبَارِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَـقَـالَ: يَـا مُـحَمَّدُ، إِنَّا نَجِدُ أَنَّ اللّٰهَ يَجْعَلُ السَّمٰوَاتِ عَـلَـى إِصْبَعٍ، وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْـمَـاءَ وَالثَّرَى عَـلَـى إِصْبَـعٍ، وَسَائِرَ الْخَلَائِقِ عَلَى إِصْبَعٍ، يَـقُـولُ: أَنَـا الْمَلِكُ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّـى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَصْدِيْقًا لِـقَوْلِ الْحَبْرِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿ **وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ** ﴾ .)) [1]

''اور عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ آسمانوں کو ایک انگلی پر روک لے گا، اور زمین کو بھی ایک

[1] صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم الحدیث: 4811.

انگلی پر، اور پہاڑوں کو ایک انگلی پر، اور درختوں کو ایک انگلی پر اور مخلوقات کو ایک انگلی پر، پھر فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ مسکرا دیئے۔ یہاں تک کہ آپ کے آگے کے دندان مبارک دکھائی دینے لگے۔ پھر سورۂ انعام کی یہ آیت پڑھی ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ﴾ ''اور انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق تھا۔''

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں قبول کرتا ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَ لْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝﴾

(البقرة : 186)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جب میرے بندے تجھ سے میرے بارے میں سوال کریں تو بے شک میں قریب ہوں، میں پکارنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے، تو لازم ہے کہ وہ میری بات مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں، تاکہ وہ ہدایت پائیں۔''

حدیث: 8

((وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۝﴾ (غافر : 60).)) [1]

''اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد

[1] سنن ترمذی، ابواب التفسیر، رقم الحدیث: 3247۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

فرمایا: دعا عبادت ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: تمہارا رب کہتا ہے مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا جو لوگ میری عبادت سے منہ موڑتے ہیں میں انہیں جلد ہی رسوا کر کے جہنم میں داخل کروں گا۔''

اللہ تعالیٰ ہی غیب کا علم جانتا ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴾ (الحجرات : 18)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزوں کو جانتا ہے اور اللہ خوب دیکھنے والا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو۔''

حدیث: 9

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُوْلُ: ﴿ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ﴾ (الانعام : 103) وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ كَتَمَ فَقَدْ كَذَبَ، وَهُوَ يَقُوْلُ: لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰه .)) [1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اگر تم سے کوئی یہ کہتا ہے کہ محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا تو وہ غلط کہتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بارے میں خود کہتا ہے کہ ''نظریں اس کو دیکھ نہیں سکتیں'' اور جو کوئی کہتا ہے کہ آنحضرت ﷺ غیب جانتے تھے تو غلط کہتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ خود کہتا ہے کہ ''غیب کا علم اللہ کے سوا اور کسی کو نہیں۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم الحدیث: 4855

اللہ عزوجل کا دستِ مغفرت پھیلا ہوا ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ هُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ یَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴾ (الشوریٰ : 25)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور وہی ہے جو اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا ہے اور برائیوں سے درگزر کرتا ہے اور جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔''

حدیث :10

((وَعَنْ اَبِی مُوسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یَبْسُطُ یَدَهٗ بِاللَّیْلِ ، لِیَتُوبَ مُسِیءُ النَّهَارِ ، وَیَبْسُطُ یَدَهٗ بِالنَّهَارِ ، لِیَتُوبَ مُسِیءُ اللَّیْلِ ، حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا .)) [1]

''اور سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن بھر گناہ کرنے والے تائب ہو جائیں، اور دن کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات بھر گناہ کرنے والے تائب ہو جائیں، یہاں تک کہ سورج مغرب کی جانب سے طلوع ہو جائے گا۔ (یعنی قیامت قائم ہو جائے گی تو پھر توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا)۔''

حدیث :11

((وَعَنْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَی: یَا ابْنَ آدَمَ! إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِی وَرَجَوْتَنِی غَفَرْتُ لَكَ عَلَی مَا كَانَ فِیكَ وَلَا أُبَالِی ، یَا ابْنَ آدَمَ! لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِی غَفَرْتُ لَكَ وَلَا

[1] صحیح مسلم، کتاب التوبة، رقم: 6989.

أُبَـالِـی ، یَـا ابْنَ آدَمَ ، إِنَّكَ لَوْ أَتَیْتَنِی بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَایَا ثُمَّ لَقِیتَنِی لَا تُشْرِكُ بِی شَیْئًا لَأَتَیْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً .)) ❶

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا، اور مجھ سے امیدیں قائم رکھے گا، میں تمہیں معاف کرتا رہوں گا، خواہ تو نے کوئی بھی گناہ کئے ہوں، اور میں کوئی پرواہ نہیں کروں گا، اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں، پھر تو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں تجھے معاف کر دوں گا، اور کوئی پرواہ نہیں کروں گا۔ اے آدم کے بیٹے اگر تو زمین کے بھرے کے برابر گناہوں کے ساتھ مجھے ملے، لیکن تو مجھے اس حال میں ملے کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بناتا ہو، تو میں تیرے پاس اس کے برابر مغفرت کے ساتھ آؤں گا۔''

رب کریم توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ﴾

(البقرۃ : 222)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ ان سے محبت کرتا ہے جو بہت توبہ کرنے والے ہیں اور ان سے محبت کرتا ہے جو بہت پاک رہنے والے ہیں۔''

حدیث :12

((وَعَـنْ اَبِـی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَـالَ: قَـالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: وَالَّذِی

❶ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3540، السلسلة الصحیحة، رقم: 127، 128، الروض النضیر، رقم: 432.

نَفْسِی بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ ، وَلَجَآءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ فَيَسْتَغْفِرُونَ اللّٰهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ .)) ❶

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تمہیں اٹھالیتا اور تمہارے بجائے گناہ کرنے والی قوم کو لاتا۔ وہ اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتے تو رب کریم انہیں معاف کر دیتا۔''

اللہ تعالیٰ کے نام کی عظمت

حدیث :13

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ، ثُمَّ يَقُولُ: أَتُنْكِرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا؟ أَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُونَ؟ فَيَقُولُ: لَا يَا رَبِّ ، فَيَقُولُ أَفَلَكَ عُذْرٌ؟ فَيَقُولُ: لَا يَا رَبِّ ، فَيَقُولُ: بَلَى ، إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً ، فَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ ، فَتَخْرُجُ بِطَاقَةٌ فِيهَا ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، فَيَقُولُ: احْضُرْ وَزْنَكَ ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ مَا هَذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السِّجِلَّاتِ ، فَقَالَ: إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ ، قَالَ فَتُوضَعُ السِّجِلَّاتُ فِي كَفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِي كَفَّةٍ ، فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ ، فَلَا يَثْقُلُ مَعَ

❶ صحیح مسلم، کتاب التوبة، رقم :6965.

اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ.)) ❶

''اور سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، میں نے رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ساری مخلوق کے سامنے میری امت کے ایک آدمی کو لائے گا اور اس کے سامنے (گناہوں کے) کے ننانوے دفتر رکھ دیئے جائیں گے۔ ہر دفتر حد نگاہ تک پھیلا ہو گا پھر اللہ تعالیٰ اس آدمی سے پوچھے گا: تو اپنے ان اعمال میں سے کسی کا انکار کرتا ہے؟ کیا (نامہ اعمال تیار کرنے والے) میرے کاتبوں نے تجھ پر ظلم تو نہیں کیا؟ وہ آدمی کہے گا: نہیں اللہ! پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا (ان گناہوں کے بارے میں) تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ وہ آدمی کہے گا: نہیں یا اللہ! اللہ تعالیٰ پھر ارشاد فرمائے گا: اچھا ٹھہرو! ہمارے پاس تمہاری ایک نیکی بھی ہے اور آج تم پر کوئی ظلم نہیں ہو گا۔ چنانچہ ایک کاغذ کا ٹکڑا لایا جائے گا جس میں ''اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ'' تحریر ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا، نامہ اعمال وزن ہونے کی جگہ چلے جاؤ۔ بندہ عرض کرے گا، یا اللہ! اس چھوٹے سے کاغذ کے ٹکڑے کو میرے گناہوں کے ڈھیرے سے کیا نسبت ہو سکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا، بندے! آج تم پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ (یعنی ہر چھوٹے بڑے عمل کا حساب ضرور ہو گا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہوں کے ڈھیر ترازو کے ایک پلڑے میں اور کاغذ کا ٹکڑا دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا، گناہوں کے دفتر ہلکے ثابت ہوں گے اور کاغذ کا ٹکڑا بھاری ہو جائے گا۔ (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) اللہ تعالیٰ کے نام سے زیادہ کوئی چیز بھاری نہیں ہو سکتی۔''

❶ سنن ترمذی، كتاب الإيمان، رقم الحديث: 2639، سنن ابن ماجة، رقم: 4300۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی روزی رساں ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَ يَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَ مُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝﴾ (هود : 6)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور زمین میں کوئی چلنے والا (جاندار) نہیں مگر اس کا رزق اللہ ہی پر ہے اور وہ اس کے ٹھہرنے کی جگہ اور اس کے سونپے جانے کی جگہ کو جانتا ہے، سب کچھ ایک واضح کتاب میں درج ہے۔''

حدیث: 14

((وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: لَوْ أَنَّكُمْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ، تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا .)) [1]

''اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: اگر تم لوگ اللہ پر توکل کرو جیسا کہ توکل کرنے کا حق ہے، تو وہ تمہیں اسی طرح رزق دے جس طرح پرندوں کو دیتا ہے، پرندے صبح خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی حفاظت فرماتا ہے

حدیث: 15

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ: يَا غُلَامُ إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ، احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ،

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، رقم: 4164۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

احْـفَـظُ الـلّٰـهَ تَـجِـدْهُ تُـجَاهَكَ ، إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلْ اللّٰهَ ، وَإِذَا اسْتَـعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوْ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَـنْـفَـعُـوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ ، وَلَوْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتْ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتْ الصُّحُفُ .)) ❶

''اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، ایک دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (سوار) تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لڑکے! میں تجھے چند کلمے سکھاتا ہوں (جو یہ ہیں) اللہ تعالیٰ کے احکام کی حفاظت کر، اللہ تعالیٰ (دین و دنیا کے فتنوں میں) تمہاری حفاظت فرمائے گا، اللہ تعالیٰ کو یاد کر تو تو اُسے اپنے ساتھ پائے گا! جب سوال کرنا ہو تو صرف اللہ تعالیٰ سے سوال کر، جب مدد مانگنا ہو تو صرف اللہ تعالیٰ سے مانگ اور اچھی طرح جان لے کہ اگر سارے لوگ تجھے نفع پہنچانے کے لیے اکٹھے ہو جائیں تو کچھ بھی نفع نہیں پہنچا سکیں گے، سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے اور اگر سارے لوگ تجھے نقصان پہنچانا چاہیں تو تجھے کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے، سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، قلم (تقدیر لکھنے والے) اٹھا لیے گئے ہیں، اور صحیفے (جن میں تقدیر لکھی گئی ہے) خشک ہو گئے۔''

خوفِ الٰہی کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتٰنِ ﴾

(الرحمٰن : 46)

❶ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 2516۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اس شخص کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا، دو باغ ہیں۔''

حدیث :16

((وَعَنْ عُقْبَةَ ، قَالَ لِحُذَيْفَةَ: أَلَا تُحَدِّثُنَا مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ لَمَّا أَيِسَ مِنَ الْحَيَاةِ أَوْصَى أَهْلَهُ: إِذَا مُتُّ فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا كَثِيرًا، ثُمَّ أَوْرُوا نَارًا، حَتَّى إِذَا أَكَلَتْ لَحْمِي وَخَلَصَتْ إِلَى عَظْمِي فَخُذُوهَا فَاطْحَنُوهَا فَذَرُّونِي فِي الْيَمِّ فِي يَوْمٍ حَارٍّ ـ أَوْ رَاحٍ ـ فَجَمَعَهُ اللّٰهُ فَقَالَ: لِمَ فَعَلْتَ؟ قَالَ: خَشْيَتَكَ فَغَفَرَ لَهُ .)) ❶

''اور سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل کے ایک شخص کی موت کا وقت جب قریب آیا اور وہ بالکل زندگی سے ناامید ہو گیا، تو اس نے اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو میرے لیے بہت سے لکڑیاں جمع کرنا۔ پھر ان سے آگ جلانا، حتیٰ کہ آگ میرے جسم کو راکھ بنا دے، اور صرف ہڈیاں باقی رہ جائیں تو ہڈیوں کو پیس لینا، اور پھر کسی سخت گرمی کے دن میں (یا فرمایا کہ) سخت ہوا کے دن میں مجھ کو سمندر کے اوپر ہوا میں اڑا دینا (لیکن اس کے باوجود بھی)، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے جمع کیا اور پوچھا کہ تو نے ایسا کیوں کہا تھا؟ اس نے کہا کہ تیرے ڈر کی وجہ سے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔''

---

❶ صحيح بخاری، کتاب أحاديث الانبياء، رقم: 3479.

اللہ تعالیٰ اپنے علم وقدرت سے ہر کسی کے ساتھ ہوتا ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴾ (ق : 16)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ہم اس کی رگ جاں سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔''

حدیث :17

((وَعَنْ اَبِی مُوسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِی سَفَرٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُونَ بِالتَّكْبِيرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى اَنْفُسِكُمْ، اِنَّكُمْ لَيْسَ تَدْعُونَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، اِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ.)) [1]

''اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، لوگ بلند آواز سے تکبیر کہنے لگے، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی جانوں پر نرمی کرو، (یعنی اپنی آواز نیچی رکھو) کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے ہو، بلکہ اسے پکار رہے ہو جو (ہر جگہ) سننے والا ہے تمہارے نزدیک ہے اور (ہر وقت اپنے علم اور قدرت کے سبب) تمہارے ساتھ ہے۔''

اللہ نے مشرکین پر جنت میں داخلہ حرام کر دیا ہے

حدیث :18

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَلْقَى إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ آزَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَى وَجْهِ آزَرَ قَتَرَةٌ وَغَبَرَةٌ فَيَقُولُ

[1] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم :6862.

لَـهُ إِبْـرَاهِيـمُ: أَلَـمْ أَقُـلْ لَكَ لَا تَـعْصِنِى؟ فَيَقُولُ: أَبُوهُ فَالْيَوْمَ لَا أَعْـصِيكَ، فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ: يَا رَبِّ إِنَّكَ وَعَدْتَنِى أَنْ لَا تُخْزِيَنِى يَـوْمَ يُبْـعَثُـونَ، فَـأَىُّ خِزْيٍ أَخْزَى مِنْ أَبِى الْأَبْعَدِ؟ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَـعَالَى: إِنِّى حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا إِبْرَاهِيمُ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ؟ فَيَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ بِذِيخٍ مُلْتَطِخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهِ فَيُلْقَى فِى النَّارِ.)) [1]

''اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام قیامت کے دن اپنے باپ آزر کو اس حال میں دیکھیں گے کہ اس کے منہ پر سیاہی اور گرد وغبار جما ہوگا، چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں گے: میں نے دنیا میں تمہیں کہا نہیں تھا کہ میری نافرمانی نہ کرو؟ آزر کہے گا اچھا! آج میں تمہاری نافرمانی نہیں کروں گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام (اپنے رب سے درخواست کریں گے) اے میرے رب! تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تجھے قیامت کے روز رسوا نہیں کروں گا، لیکن اس سے زیادہ رسوائی اور کیا ہوگی کہ میرا باپ تیری رحمت سے محروم ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: میں نے جنت کافروں پر حرام کر دی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابراہیم! تمہارے دونوں پاؤں کے نیچے کیا ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام دیکھیں گے کہ غلاظت میں لت پت ایک بجّو ہے جسے (فرشتے) پاؤں سے پکڑ کر جہنم میں ڈال دیں گے۔''

وہی ہوتا ہے جو منظورِ الٰہ ہوتا ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا

[1] صحيح بخارى، كتاب أحاديث الانبياء، رقم الحديث: 3350.

حَكِيْمًا ﴾ (الدھر : 30)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تم نہیں چاہتے مگر یہ کہ اللہ چاہے، یقیناً اللہ ہمیشہ سے سب کچھ جاننے والا، کمال حکمت والا ہے۔''

حدیث :19

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ! فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: أَجَعَلْتَنِيْ وَاللّٰهِ عَدْلًا؟ بَلْ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهُ.)) [1]

''اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور گفتگو کرتے ہوئے کہا: جو اللہ تعالیٰ چاہے اور آپ چاہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تو نے مجھے اللہ تعالیٰ کا شریک بنا لیا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (ایسا نہ کہو) بلکہ یوں کہو جو اللہ تعالیٰ اکیلا چاہے۔''

اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَ اِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَ هُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴾ (لقمان : 13)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جب لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا، جب کہ وہ اسے نصیحت کر رہا تھا اے میرے چھوٹے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا، بے شک شرک یقیناً بہت بڑا ظلم ہے۔''

---

[1] مسند أحمد : 214/1، رقم : 1839۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح لغیرہ'' کہا ہے۔

حدیث :20

((وَعَنْ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ: لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ فَيَقُولُ نَعَمْ! فَيَقُولُ: أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ: أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا ، فَأَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تُشْرِكَ بِي .)) [1]

''اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے روز) اللہ تعالیٰ اس دوزخی سے فرمائے گا جسے سب سے ہلکا عذاب دیا جا رہا ہوگا کہ اگر تیرے پاس اس وقت روئے زمین کی ساری دولت موجود ہو تو کیا تو اپنے آپ کو آزاد کرانے کے لیے دے دے گا؟ وہ کہے گا: ہاں! ضرور دے دوں گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: دنیا میں میں نے تجھ سے اس کی نسبت بہت ہی آسان بات کا مطالبہ کیا تھا، وہ یہ کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، لیکن تو نے میری یہ بات نہ مانی اور میرے ساتھ شرک کیا۔''

رحمت الٰہی کی وسعت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۭ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۝﴾ (الاعراف : 156)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور میری رحمت نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے سو میں اسے ان لوگوں کے لیے ضرور لکھ دوں گا جو ڈرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور (ان کے لیے) جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، رقم الحدیث :6557.

حدیث: 21

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِی كِتَابًا عِنْدَهُ غَلَبَتْ أَوْ قَالَ: سَبَقَتْ رَحْمَتِی غَضَبِی ، فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ .)) ❶

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کر چکا تو عرش کے اوپر اپنے پاس یہ لکھا کہ میری رحمت میرے غصہ سے آگے بڑھ گئی ہے۔''

حدیث: 22

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ ، مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ اَحَدٌ ، وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ ، مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهِ اَحَدٌ .)) ❷

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مومن کو علم ہو جائے کہ اللہ کے ہاں کس قدر عذاب ہے تو کوئی شخص اس کی جنت کی خواہش نہ رکھے، اور اگر کافر کو معلوم ہو جائے کہ اللہ کی رحمت کتنی وسیع ہے تو اس کی جنت سے کوئی مایوس نہ ہو۔''

حدیث: 23

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

---

❶ صحيح بخارى، كتاب التوحيد، رقم: 7453.

❷ صحيح مسلم، كتاب التوبة، باب فى سعة رحمة الله، رقم الحديث: 6979.

جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ جُزْءًا، وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا، فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ، حَتَّى تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ.)) [1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے جب رحمت پیدا فرمائی تو اس کے سو حصے کیے، ان سو میں سے صرف ایک حصہ رحمت کا اس دنیا میں اُتارا ہے، جس کی وجہ سے لوگ آپس میں ایک دوسرے سے محبت اور شفقت کا معاملہ کرتے ہیں۔ جیسے باپ اپنے بیٹے پر رحم کر رہا ہے یا ماں اپنے بچوں پر رحم کر رہی ہے، بھائی بھائی پر رحم کر رہا ہے یا بہن بہن پر رحم کر رہی ہے، یا ایک دوست دوسرے دوست پر کر رہا ہے۔ گویا دنیا میں جتنے لوگ بھی آپس میں شفقت اور رحم کا معاملہ کر رہے ہیں وہ ایک حصہ رحمت کا نتیجہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں نازل فرمایا حتیٰ کہ گھوڑی کا بچہ جب دودھ پینے کے لیے آتا ہے تو گھوڑی اپنا پاؤں اُٹھا لیتی ہے تا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ دودھ پینے کے دوران پاؤں بچے کو لگ جائے، یہ بھی اس سوویں حصے کا جز ہے، اور ننانوے حصے رحمت کے اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس محفوظ رکھے ہوئے ہیں، ان کے ذریعے آخرت میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحمت کا مظاہرہ فرمائیں گے۔''

اللہ سب سے بڑا ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الادب، رقم: 6000، صحیح مسلم، کتاب التوبة، رقم: 6972.

شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُن لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ﴾

(بنی اسرائیل : 111)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور کہہ دیجیے سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے نہ کوئی اولاد بنائی ہے اور نہ بادشاہی میں اس کا کوئی شریک ہے اور نہ عاجز ہوجانے کی وجہ سے کوئی اس کا مددگار ہے اور اس کی بڑائی بیان کر، خوب بڑائی بیان کرنا۔''

حدیث :24

((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُوا بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا إِثْمٌ وَلَا قَطِيعَةُ رَحِمٍ، إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ بِهَا اِحْدٰى ثَلَاثٍ: إِمَّا أَنْ تُعَجَّلَ لَهُ دَعْوَتُهُ، وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ، اِمَّا اَنْ يَصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا . قَالُوْا: اِذَا نُكْثِرُ . قَالَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ .)) [1]

''اور سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بھی کوئی مسلمان دعا کرتا ہے، جس میں نافرمانی اور رشتہ داری کو توڑنا نہ ہوتو اللہ تعالیٰ اسے تین اشیاء میں سے ایک چیز عطا کرتا ہے یا تو (دنیا میں) اس کی دعا کو جلد قبول کرتا ہے یا آخرت میں اس کے لیے اس دعا کو ذخیرہ بنالیتا ہے یا اس دعا کے ذریعے اس سے کسی مصیبت کو دور فرماتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ سے عرض کیا: پھر تو ہم کثرت کے ساتھ دعائیں کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ بہت بڑا ہے (یعنی کثرت دعا اور پھر ہر ایک کو دینے سے اللہ کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں آتی)۔''

---

[1] مسند احمد : 18/3۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی ہدایت کی توفیق دیتا ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ﴾

(المائدة : 51)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

حدیث :25

((وَعَنْ اَبِی ذَرٍّ ، عَنْ النَّبِيِّ ﷺ ، فِيْمَا رَوَى عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَنَّهُ قَالَ: يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ ضَآلٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ ، فَاسْتَهْدُونِي اَهْدِكُمْ ، يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ جَآئِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهُ ، فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ ، يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي اَكْسُكُمْ ، يَا عِبَادِي اِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ، فَاسْتَغْفِرُونِي اَغْفِرْلَكُمْ ......)) [1]

''اور سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر وہ جسے میں ہدایت دوں، پس تم مجھ سے ہدایت مانگو میں ہی تمھیں ہدایت دوں گا، اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جسے میں کھانا کھلاؤں، لہٰذا مجھ سے کھانا طلب کرو، میں تم سب کو کھانا کھلاؤں گا، اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو سوائے اس کے جسے میں کپڑا پہناؤں لہٰذا تم مجھ سے کپڑے مانگو، میں تمھیں کپڑے پہناؤں گا، اے میرے بندو! تم رات دن گناہ کرتے ہو، پس تم

[1] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، رقم :6572.

مجھ سے گناہوں کی مغفرت طلب کرو میں تمہارے گناہوں کو بخش دوں گا۔''

آسمانوں اور زمین کے خزانے اللہ کے پاس ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ لِلّٰهِ خَزَآىِٕنُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ۝﴾ (المنافقون : 7)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''حالانکہ آسمانوں کے اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے ہیں اور لیکن منافق نہیں سمجھتے۔''

حدیث :26

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَدُ اللّٰهِ مَلْأَى لَا يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ، سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ. وَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ؟ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ. وَقَالَ: عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، وَبِيَدِهِ الْأُخْرَى الْمِيزَانُ، يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ.)) [1]

''اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے خرچ کرنے سے اس میں کمی نہیں آتی، رات دن اس کی سخاوت جاری ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ذرا غور کرو زمین و آسمان کی تخلیق پر اللہ تعالیٰ نے کتنا خرچ کیا؟ لیکن اس سے اس کے خزانے میں کچھ کمی بھی نہیں ہوئی۔''

حدیث :27

((وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ...... يَقُوْلُ اللّٰهُ

[1] صحیح بخاری، کتاب التوحید، رقم: 7411.

تَعَالٰی: لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ، وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْكُمْ مَا بَلَغَتْ أُمْنِيَّتُهُ فَأَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِنْكُمْ مَا سَأَلَ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي إِلَّا كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيهِ إِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا إِلَيْهِ، ذَلِكَ بِأَنِّي جَوَادٌ مَاجِدٌ أَفْعَلُ مَا أُرِيدُ.)) [1]

''اور سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا: اگر تمہارے پہلے، پچھلے، زندہ، فوت شدہ، جوان اور بوڑھے (سب) ایک چٹیل میدان میں جمع ہو جائیں، اور تم میں سے ہر شخص اپنی اپنی انتہائی آرزو کا سوال کرے، اور میں تم میں سے ہر سوال کرنے والے کے سوال کو پورا کروں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ کمی نہیں آئے گی البتہ اس قدر کہ تم میں سے ایک شخص سمندر کے قریب سے گزرے، اور اس میں سوئی ڈبوئے پھر اس کو نکال لے، یہ اس لیے کہ میں سخی ہوں، بزرگی والا ہوں اور جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔''

اللہ تعالیٰ ہی جبار، قہار و متکبر ہے

حدیث:28

((وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يَطْوِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيْنَ الْجَبَّارُونَ؟ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ؟ ثُمَّ يَطْوِي

[1] سنن ترمذی، ابواب صفة القيامة والرقائق والورع، رقم: 2495۔ علامہ البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

الْاَرَضِیـنَ بِشِـمَالِهِ ، ثُمَّ يَقُولُ: اَنَا الْمَلِكُ ، اَيْنَ الْجَبَّارُونَ؟ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ؟)) ❶

''اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ روزِ قیامت آسمانوں کو لپیٹ دے گا، اور انہیں اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑ کر کہے گا میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں جو (دنیا میں) بڑے جبار اور متکبر بنے پھرتے تھے؟ پھر اللہ تعالیٰ زمینوں کو لپیٹ کر اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑے گا، اور کہے گا میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں جو (دنیا میں) بڑے بنتے اور تکبر کرتے تھے۔''

اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پہ نزول فرماتا ہے

حدیث :29

((وَعَـنْ أَبِـى هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُـولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَـالَ: يَـنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْـآخِـرُ يَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِى فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟ مَنْ يَسْأَلُنِى فَأُعْطِيَهُ؟ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِى فَأَغْفِرَ لَهُ؟)) ❷

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارا پروردگار ہر رات جب رات کا آخری تیسرا پہر باقی رہ جاتا ہے تو آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے، اور کہتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے سوال کرے میں اسے عطا کر دوں، کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے میں اسے بخش دوں۔''

---

❶ صحيح مسلم، كتاب صفات المنافقين، رقم الحديث :7051.

❷ صحيح بخارى، كتاب التهجد، رقم :1145.

اللہ تعالیٰ کریم ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۙ﴾

(الانفطار : 6)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے انسان! تجھے تیرے نہایت کرم والے رب کے متعلق کس چیز نے دھوکا دیا؟''

حدیث :30

((وَعَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ رَبَّكُمْ تبَارَكَ وَتَعَالَى حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا.)) [1]

''اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ تمہارا پروردگار بہت حیاء والا اور کرم والا ہے، جب اس کا بندہ اس کی جانب ہاتھ اُٹھاتا ہے تو وہ اپنے بندے سے شرم کرتا ہے کہ اس کے ہاتھوں کو خالی واپس لوٹائے۔''

روزِ محشر بارگاہ ایزدی میں جواب دہی

حدیث :31

((وَعَنْ عَدِيِّ بْنَ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: مَامِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ، وَلَا

[1] سنن ترمذی، رقم الحدیث :3556، سنن ابوداؤد، رقم الحدیث : 1488۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

حِجَابٌ يَحْجُبُهُ .))

''اور حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی ایسا نہیں ہوگا جس سے اس کا رب کلام نہ کرے۔ اس کے اور بندے کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا اور نہ کوئی حجاب ہوگا جو اسے چھپائے رکھے۔''

توبہ کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کا خوش ہونا

حدیث :32

((وَعَـنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَاللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ ، مِنْ اَحَدِكُمْ بِضَالَتِهِ إِذَا وَجَدَهَا .)) ❷

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر بہت خوش ہوتا ہے، حتیٰ کہ اس آدمی سے بھی زیادہ جو اپنی گم شدہ سواری کو پالیتا ہے۔''

حدیث :33

((وَعَنْ أَبِی سَعِيْدٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ الشَّيْطَانَ قَالَ: وَعِـزَّتِكَ يَـا رَبِّ! لَا أَبْرَحُ أَغْوِیْ عِبَادَكَ مَا دَامَتْ أَرْوَاحُهُمْ فِی أَجْسَـادِهِـمْ ، فَـقَالَ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ: وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَارْتِفَاعِ مَكَانِیْ ، لَا أَزَالُ أَغْفِرُلَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِیْ .)) ❸

---

❶ صحیح بخاری ، کتاب الزکاۃ ، رقم الحدیث :1413 .

❷ صحیح مسلم ، کتاب التوبة ، رقم الحدیث :3695 .

❸ مسند احمد : 29/3 ، رقم :1237 ، مستدرك حاكم : 261/4۔ امام حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے اور علامہ ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔

''اور سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ شیطان نے کہا کہ اے رب قسم ہے تیری عزت کی! میں تیرے بندوں کو بہکاتا ہی رہوں گا جب تک کہ ان کی روحیں ان کے جسموں میں رہیں گی، اس پر اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اپنی عزت وجلال اور بلندی کی قسم! میں ان کو بخشتا رہوں گا جب تک کہ وہ مجھ سے مغفرت طلب کرتے رہیں گے۔''

حدیث :34

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ رَجُلَیْنِ کَانَا فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ مُتَحَابَّیْنِ ، اَحَدُهُمَا مُجْتَهِدٌ فِی الْعِبَادَةِ...... فَقَالَ لِلْمُذْنِ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِیْ وَقَالَ لِلْآخَرِ: اَتَسْتَطِیْعُ اَنْ تَحْظُرَ عَلَی عَبْدِیْ رَحْمَتِیْ؟ فَقَالَ: لَا یَا رَبُّ! قَالَ: اُذْهَبُوْا بِهِ اِلَی النَّارِ .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل میں دو شخص ایک دوسرے کے مخلص دوست تھے، ان میں سے ایک عبادت میں مصروف رہتا تھا اور دوسرا گناہ آلود زندگی بسر کر رہا تھا، چنانچہ عابد شخص (گنہگار سے) کہتا ہے کہ تو گناہوں سے باز آ جا۔ وہ جواب دیتا ہے کہ مجھے میرے پروردگار کے لیے چھوڑ دے یہاں تک کہ ایک دن اس نے اس کو ایک گناہ کرتے ہوئے پایا جسے اس نے عظیم سمجھا اور اسے باز رہنے کے لیے کہا۔ اس نے جواب دیا مجھے میرے پروردگار کے لیے چھوڑ دے، کیا تو مجھ پر نگران بنا کر بھیجا گیا ہے؟ اس نے (غصہ میں آ کر) کہا، اللہ کی قسم! اللہ تجھے کبھی معاف

---

[1] سنن ابوداؤد، کتاب الادب، رقم : 4901، صحیح الجامع الصغیر، رقم : 4455۔
شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔

نہیں کرے گا اور نہ جنت میں داخل کرے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرشتہ بھیجا، اس نے ان دونوں کی روح قبض کرلی، ان دونوں کی روحیں بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوئیں تو اللہ تعالیٰ نے گناہگار سے کہا، تو میری رحمت سے جنت میں داخل ہوجا اور دوسرے سے کہا، کیا تجھ میں طاقت ہے کہ تو میرے بندے سے میری رحمت روک لے؟ اس نے عرض کیا: نہیں اے اللہ! اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اسے دوزخ میں لے جاؤ۔''

زمین وآسمان کا خالق اللہ تعالیٰ ہے

حدیث :35

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ ، وَقَالَ: يَدُ اللّٰهِ مَلْأَى لَا تَغِيضُهَا نَفَقَةٌ ، سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ . وَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ......)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے خرچ کرنے سے اس میں کمی نہیں آتی رات دن اس کی سخاوت جاری ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ذرا غور کرو زمین وآسمان کی تخلیق پر اللہ تعالیٰ نے کتنا خرچ کیا، لیکن اس سے اس کے خزانے میں کچھ بھی کمی نہیں ہوئی۔''

[1] صحیح بخاری ، کتاب التفسیر ، رقم الحدیث:4684.

رب راضی تے سب راضی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۫ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴾ (الروم: 38)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس قرابت والے کو اس کا حق دے اور مسکین کو اور مسافر کو۔ یہ ان لوگوں کے لیے بہتر ہے جو اللہ کا چہرہ چاہتے ہیں اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔''

حدیث: 36

((كَتَبَ مُعَاوِيَةُ رضی اللہ عنہ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رضی اللہ عنہا أَنْ اكْتُبِي إِلَيَّ كِتَابًا تُوصِينِي فِيهِ، وَلَا تُكْثِرِي عَلَيَّ فَكَتَبَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا إِلَى مُعَاوِيَةَ: سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَّا بَعْدُ! فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ الْتَمَسَ رِضَا اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ، وَمَنْ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ إِلَى النَّاسِ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ.)) ❶

''امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کو خط لکھا کہ آپ مجھے کوئی نصیحت کریں، کلام مختصر مگر جامع ہو، چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خط لکھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص لوگوں کی ناراضگی مول لے کر اللہ تعالیٰ کی رضا ڈھونڈتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے لوگوں سے مستغنی کر دیتا ہے، اور جو شخص لوگوں کی رضا جوئی حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لیتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے۔''

---

❶ سنن ترمذی، رقم الحدیث: 2414، سلسلة احادیث الصحیحة، رقم: 2311.

دیدارِ الٰہی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ ﴾

(القيامة : 22، 23)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اس دن کئی چہرے تروتازہ ہوں گے۔ اپنے رب کی طرف دیکھنے والے۔''

حدیث: 37

((وَعَنْ جَرِيرٍ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ سَتُعْرَضُونَ عَلَى رَبِّكُمْ فَتَرَوْنَهُ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ، لَا تُضَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِ.)) ❶

''اور حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھا، اور ارشاد فرمایا: (جنت میں) تم اپنے رب کو اس طرف دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو، اللہ تعالیٰ کو دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی۔''

یہ صبر اور غیرت بھی اللہ عزوجل کے پاس ہے

حدیث: 38

((وَعَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ أَحَدٌ ـ أَوْ لَيْسَ شَيْءٌ ـ أَصْبَرَ عَلَى أَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللّٰهِ، إِنَّهُمْ لَيَدْعُونَ لَهُ وَلَدًا، وَإِنَّهُ لَيُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ.)) ❷

---

❶ صحيح بخاری، کتاب الدعوات، باب الدعا نصف الليل، رقم الحديث: 7434.

❷ صحيح بخاری، کتاب الأدب، رقم الحديث: 6099.

''اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تکلیف دہ بات سن کر اللہ تعالیٰ سے زیادہ صبر کرنے والا کوئی نہیں، مشرک کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے پھر بھی اللہ تعالیٰ انہیں عافیت میں رکھتا ہے اور روزی دیتا ہے۔''

دلوں پر اختیار صرف رب تعالیٰ کا ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ ﴾ (آل عمران: 8)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ہمارے رب! ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر، اس کے بعد کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما، بے شک تو ہی بے حد عطا کرنے والا ہے۔''

حدیث: 39

((وَعَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: قُلْتُ لِأُمِّ سَلَمَةَ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! مَا كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَانَ عِنْدَكِ؟ قَالَتْ: كَانَ أَكْثَرُ دُعَائِهِ: يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ. قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا أَكْثَرَ دُعَائَكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ؟ قَالَ: يَا أُمَّ سَلَمَةَ! إِنَّهُ لَيْسَ آدَمِيٌّ إِلَّا وَقَلْبُهُ بَيْنَ أُصْبُعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللّٰهِ، فَمَنْ شَاءَ أَقَامَ، وَمَنْ شَاءَ أَزَاغَ، فَتَلَا مُعَاذٌ ﴿ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا ﴾ (آل عمران: 8).)) [1]

''اور حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کے پاس ہوتے تو کون سی

[1] سنن ترمذی، رقم: 2792.

دعا سب سے زیادہ پڑھتے؟ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ تر یہ دعا ہوتی: "يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلَى دِيْنِكَ" (اے دلوں کے پھیرنے والے میرا دل اپنے دین پر جما دے) میں نے عرض کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کیوں مانگتے ہیں "يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلَى دِيْنِكَ" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کوئی آدمی ایسا نہیں جس کا دل اللہ تعالیٰ کے دو انگلیوں کے درمیان نہ ہو، پھر وہ جسے چاہتا ہے (دین حق پر) قائم رکھتا ہے، جسے چاہتا ہے (راہ راست) سے ہٹا دیتا ہے۔''

عطا کرنے سے اللہ کے خزانوں میں کمی نہیں آتی

حدیث :40

((وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا رَوٰى عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: يَا عِبَادِي! لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوا فِيْ صَعِيدٍ وَاحِدٍ، فَسَالُونِي فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَسْاَلَتَهٗ، مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِي اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ.)) [1]

''اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حدیث قدسی ہے کہ: اے میرے بندو! اگر تمہارا پہلا اور آخری اور تمہارے تمام جنس و انس ایک جگہ جمع ہو کر مجھ سے مانگیں اور میں ہر انسان کو اس کے مطالبے کے مطابق عطا کر دوں تو اس سے بھی میرے خزانوں میں کچھ کمی نہیں آتی سوائے اس کہ سمندر میں سوئی داخل کر کے (نکال لینے سے) جتنی کمی آتی ہے۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

[1] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والأداب، رقم: 2577.

فہرست آیاتِ قرآنیہ

فہرست احادیث نبویہ

مراجع ومصادر

1: قرآن حکیم.

2: الـجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى، ومعه فتح الباری، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت.

3: الـجـامـع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابى الجلبى، القاهرة، 1398هـ.

4: السـنن لأبی داود سلیمان بن الأشعث السجستانی (ت 275هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة.

5: السـنن لعبد اللّٰه محمد بن يزيد القزوينی، ابن ماجه (ت 273هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقی، مطبعة الحلبی، القاهرة.

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامی، بيروت، 1398هـ.

7: السـنـن لأبـي عبـد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائی (ت 303هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض.

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانی، طبعة مكتبة المعارف، الرياض.

9: صحيح الجامع الصغير للألبانی، طبعة المكتب الإسلامی.

10: صـحيـح مسـلـم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقی، دار إحياء التراث، بيروت.

11: مـجـمـع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمی، منشورات دار الكتاب العربی، بيروت، 1402هـ.

12: مشكوٰة الـمـصـابيـح للتبريزی، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبی الأرقم، بيروت.